اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ نمبر L ۴۳۵

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام منیجر روزنامہ
الفضل ہو

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ ۔ للعہ
ششماہی ۔ للعہ
سہ ماہی ۔ ۱۲ ؍
ماہانہ ۔ ہر

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲ ستمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۵۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ؍ اگست ۔ آج چار بجے بعد دوپہر بذریعہ تار دھرم سالہ سے اطلاع موصول ہوئی ۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۲ ؍ ستمبر کو تشریف لائیں گے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر وعافیت ہے ؛

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی ۔ اے مولوی فاضل ڈلہوزی سے تشریف لے آئے ہیں ؛

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی ۔ کہ مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کے ہاں ۳۰ ؍ اگست کو لڑکا تولد ہؤا ۔ ہم مرزا صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں ۔ خدا تعالےٰ مولود کو لمبی عمر عطا کرے ۔ اور برکات احمدیت عطا کرے ؛

۹ ؍ اگست ۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب برادر زادہ مولوی محمد جی صاحب نے اڑھائی سو کے قریب اصحاب کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے قرب کے حصول کا دِل میں درد پیدا کرو

خدا تعالےٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے ۔ کہ وُہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے ۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دُنیا کے حصُول کی فکر میں ڈوبا ہؤا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں ۔ فلاں مکان بنا لوں ۔ فلاں جائداد پر قبضہ ہو جائے ۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالےٰ کچھ دن تک مہلت دیکر واپس بلا لے ۔ اور کیا سلوک کیا جائے ۔ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصُول کا ایک درد ہونا چاہیئے ۔ جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وُہ ایک قابل قدر شے ہو جائے گا ۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دُنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وُہ ہلاک ہو جائے گا ۔ دیکھو ۔ کوئی بیل کسی زمیندار کو کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو ۔ مگر جب وُہ اس کے کسی کام بھی نہ آئے گا ۔ نہ گاڑی میں جُتے گا ۔ نہ زراعت کرے گا ۔ نہ کنوئیں میں لگے گا ۔ تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آئے گا ایک نہ ایک دن مالک اُسے قصاب کے حوالے کر دے گا ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہو گا ۔ تو خدا اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا ۔ ایک پھل دار اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجُود کو بنانا چاہیئے ۔ تاکہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے ۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہو گا کہ جو نہ پھل لاتا ہے ۔ اور نہ پتے رکھتا ہے ۔ کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں ۔ تو سوائے اس کے کہ کاٹا جائے ۔ اور آگ میں ڈالا جائے ۔ اور کس کام آسکتا ہے ؛

(الحکم ۳۱ ؍ جنوری ۱۹۰۵ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

قادیان ۳۱ اگست۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق جو ڈاکٹری رپورٹ ۲۹ اگست کو بذریعہ تار موصول ہوئی مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ تین دن سے گلے کی خراش کی شکایت ہے۔ صاحبزادی امۃ الرشید سلمہا بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار ہے۔ اور جگر اور معدے میں خون کے اجتماع کے باعث تین دن قے کی تکلیف رہی۔ حضرت ام المومنین سلمہا اور دیگر افراد خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

۲۸ اگست کو خطبہ جمعہ حضور نے جناب محمد طفیل صاحب کی کوٹھی پر ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور نے احمدیوں کے نصب العین کی تشریح فرماتے ہوئے تلقین فرمائی۔ کہ کلمہ شہادت احمدیوں کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ اور اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عینک سے نظر ڈالنی چاہیئے۔ اور توحید کے ساتھ اس طرح وابستہ ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ ابنائے فارس کو حکم دیا گیا ہے۔ نماز کے بعد حضور نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی کے بوارے میں پیالہ رکھے جانے اور دوسرے واقعات کے متعلق سوالات کے نہایت لطیف جواب دیئے :۔

جماعت احمدیہ کی مذہبی آزادی میں حکومت کشمیر کی دست اندازی

قادیان میں پہلا احتجاجی جلسہ

قادیان ۳۱ اگست آج بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مسجد نور میں احمدیان محلہ دارالعلوم کا ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حکومت کشمیر کے اس نوٹس کے خلاف جو اس نے جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے مذہبی جلسہ کو روکنے کیلئے دیا۔ اظہار رنج و ملال کیا۔ سب سے پہلے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے مختصر حالات بیان فرمائے۔ آپ کے بعد ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب نے تقریر کی۔ جس میں بیان فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ ہر حکومت سے تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ بشرطیکہ وہ مذہب میں دست اندازی نہ کرے۔ آخر میں مطالبہ کیا۔ کہ افسران بالا اس نوٹس کو منسوخ کریں۔ مفصل تقریر پھر درج کی جائے گی۔ اس کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے پنجابی میں تقریر کی۔ آخر میں صدارت کی طرف سے حسب ذیل قرارداد پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس ہوئی :۔

قادیان محلہ دارالعلوم کے احمدیوں کا یہ جلسہ مجسٹریٹ علاقہ اسلام آباد پنڈت بلاکاک ورصاحب کے اس حکم کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ جس میں انہوں نے جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے مذہبی جلسہ کو دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت بند کر دیا ہے۔ حاکم مذکور کا یہ حکم ان کی نااہلیت اور عاقبت نااندیشی پر دلالت کرتا ہے۔ انہوں نے مزعومہ اشتعال کے مدعیوں سے قانون کی پابندی کرانے اور امن کو قائم رکھنے کے لئے ضروری انتظام کرنے میں اپنے فرض منصبی کو ادا نہیں کیا۔ بلکہ اشتعال انگیزی کے سامان بہم پہنچا کر شریروں کو جرأت دلائی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ مذہبی جلسوں کے موقع پر دھمکی دے کر رعایا کے پُرامن حصہ کو اپنے مقدس حقوق سے محروم کر دیں :۔

(۲) قرار پایا کہ ریزولیوشن مندرجہ بالا کی نقول ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر وزیر اعظم کشمیر۔ اخبار الفضل اور اخبار اصلاح کو بھجوائی جائیں آخر دعا پر ساڑھے دس بجے جلسہ ختم ہوا :۔

حکومت کشمیر کی طرف سے جماعت احمدیہ کے مذہبی حقوق میں مداخلت کے خلاف

صدائے احتجاج

جماعت احمدیہ راولپنڈی

۲۶ اگست ۱۹۳۶ء کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک ہنگامی جلسہ زیر صدارت مقامی امیر صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ جلسہ حکومت کشمیر کے ان احکام کے خلاف پُرزور احتجاج کرتا ہے۔ جن کی رُو سے جناب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ سرینگر کو دو ماہ کے لئے کسی قسم کا جلسہ منعقد کرنے یا تقریر کرنے سے منع کر دیا گیا ہے اس جلسہ کی رائے میں ان احکام سے احمدیوں جیسی پُرامن جماعت کے قانونی حقوق میں بے جا مداخلت کی گئی ہے۔ جو خالص مذہبی جلسوں کے منعقد کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

۲۔ قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا قرارداد کی نقل (۱) ہوم منسٹر صاحب ریاست کشمیر (۲) ریذیڈنٹ صاحب ریاست کشمیر اور پریس کو بھیجی جائے :۔ (نامہ نگار)

امرت سر

آج مورخہ ۲۸ اگست کو بعد نماز جمعہ انجمن احمدیہ امرت سر نے اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے۔

۱۔ حکومت کشمیر نے بے جا طور پر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے ایک پُرامن خالص مذہبی جلسہ کو روک کر انصاف اور رواداری کا خون کیا ہے۔ اور دنیا کے تمام احمدیوں کے جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ ہم اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔

۲۔ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کو بلا وجہ روحانی جسمانی۔ اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ جس کے متعلق ہم اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

۳۔ ان ریزولیوشنز کی نقول بخدمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور وائسرائے ہند و اخبار الفضل کو روانہ کی جائیں :۔ (نامہ نگار)

باڑی پورہ (کشمیر)

۲۳ اگست ۱۹۳۶ء بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ باڑی پورہ کا مسجد احمدیہ میں ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے

۱۔ جماعت احمدیہ باڑی پورہ ہاری پاریگام تحصیل اوڑی پورہ ۲۲-۲۳ اگست ۱۹۳۶ء کو تمام جماعت ہائے احمدیہ وادی کشمیر کا ایک مذہبی سالانہ جلسہ مقرر تھا۔ جس کا اعلان اخبارات میں قبل از وقت ہو چکا تھا لیکن عین اس موقعہ پر جبکہ کشمیر کے طول و عرض سے کثیر التعداد معززین شمولیت جلسہ کے لئے حاضر ہو چکے تھے۔ حکومت نے جلسہ بند کر دیا۔ جس سے ہمارے دل شدید طور پر مجروح ہوئے۔ اور ہمیں یقین ہو گیا۔ کہ حکومت کو اقلیت کے جذبات و احساسات کی کوئی پروا نہیں اور عدل و انصاف اور مذہبی آزادی کا ادعاء صرف شورش پسند لوگوں اور کثرت کیلئے مخصوص ہے۔ (۲) ایک پُرامن وفادار جماعت کے ساتھ ایسا رویہ عدل و انصاف کے صریح خلاف ہے اور جب تک حکومت اس صریح اور کھلی ناانصافی کا پورا پورا ازالہ نہ کرے گی۔ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہونگے کہ یقیناً حکومت کے بعض ذمہ وار ارکان جانبدارانہ رویہ رکھتے ہیں (۳) ہم ان ریزولیوشنز کے ذریعہ سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں مؤدبانہ مگر پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ اپنی رعایا کے وفادار طبقہ کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے اس ظلم کا ازالہ فرمائیں

(۴) [illegible] نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ [illegible] مہاراجہ صاحب بہادر [illegible] (کشمیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

اچھوتوں میں بیداری اور مسلمانوں کا فرض

بیسویں صدی عیسوی کا ابتدائی حصہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ دُنیا میں ایک عام بیداری۔ آزادی اور حریت کی رو کے لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کرہ ارض پر بسنے والی وُہ مختلف قومیں بھی جو کچھ عرصہ پہلے انتہائی غفلت وجمود اور تعطل وسکون میں مبتلا ہونے کی وجہ سے خوابِ خرگوش میں پڑی ہوئی تھیں۔ اس عرصہ میں بیداری کی اس عام لہر سے جو دُنیا میں چل رہی ہے۔ متاثر ہوئے بغیر نہ رہیں۔ اور ان میں بھی آہستہ آہستہ زندگی اور عمل کی رُوح پیدا ہو رہی ہے۔

تاریخ عالم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اقوام وملل کا ارتقاء وتنزل۔ ان کی ترقی وانحطاط۔ اور بلندی وپستی کا راز ان کی عملی زندگی اور اجتماعی حیات کے استحکام یا کمزوری میں مضمر رہا ہے۔ جس قوم میں جوشِ عمل۔ جذبۂ خدمت اور ولولۂ اتحاد پیدا ہو جائے۔ اور اس کے افراد اپنے دلوں میں ایک حرارت۔ اور سینے میں ایک حقیقی جوش اور تڑپ محسوس کرنے لگیں۔ وُہ قوم دُنیا میں کامیاب اور سربلند ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس جس قوم کے لوگ عیش پرستیوں بے اعتدالیوں اور تن آسانیوں میں مبتلا ہو جائیں۔ ان سے روحِ عمل اور جذبۂ حیات آہستہ آہستہ سلب ہو جاتا ہے۔ اور قدرت کا ہاتھ انہیں ان کی بدکرداریوں اور بداطوار کے باعث حضیض گمنامی۔ اور قعرِ مذلت میں دھکیل دیتا ہے۔

پُرانے وقتوں میں جبکہ آرین نسل کے لوگوں نے وسطِ یورپ سے ہندوستان کی طرف رُخ کیا۔ تو اس وقت ہندوستان میں جو لوگ آباد تھے۔ اور جنہیں ہندوستان کے اصلی باشندے یا دُوسرے لفظوں میں موجُودہ اچھوتوں کے آباؤ اجداد کہا جا سکتا ہے۔ اپنی بدنظمی۔ تساہل اور ادنےٰ قسم کے اسلحہ رکھنے کے باعث ان کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبُور ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ وُہ ہمیشہ کے لئے ان پر قابض اور مسلط ہو گئے۔ اس کے بعد باہر سے آنے والی اقوام نے خدا کی اس مخلوق پر جو زہرگداز مظالم ڈھائے۔ اور ان کس پرسوں سے جو سلوک کیا۔ اس کے تصور سے ہی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وُہ ایک لمبی داستان ہے۔ جس کا ذکر یہاں مقصود نہیں۔ سالوں پر سال اور صدیوں پر صدیاں گزر گئیں۔ کئی قومیں قعرِ مذلت سے نکل کر اوجِ ترقی پر آئیں۔ بیشتر بامِ عروج وسربلندی سے حضیض گمنامی میں آ گرگئیں۔ مگر ستم دیدگان۔ اور بلاکشوں کا یہ طبقہ جوں کا توں اعلےٰ ذات کے ہندُوؤں کے بے پناہ ظلم وستم کا تختۂ مشق بنا رہا۔ یہاں تک کہ ان پر اعلےٰ جاتیوں کی ستم شعاری اور بیدادگری ایک مذہبی فریضہ قرار پا گئی۔ اور ہندوؤں کے معاشرتی ضابطہ آئین کے مرتب کرنے والے منو جی نے ایسے قواعد و آئین بنا دیئے۔ جن کی رُو سے ذرا ذرا سی بات پر ان لوگوں کے عضو کاٹ دیئے جاتے اور معمولی معمولی خطاؤں پر انہیں موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا۔

ہندوستان میں اسلامی حکومت اور اس کے بعد انگریزی حکومت کے قیام کی وجہ سے اس قسم کے ظلم تو ممنوع ہو گئے لیکن غلامی اور محکومی کا جو طوق ہندوؤں نے ان کے گلے میں ڈال رکھا تھا۔ اور تمدنی۔ معاشرتی۔ اقتصادی۔ اور سیاسی لحاظ سے انہیں جس رنگ میں بے بس اور محروم ومجبُور بنا دیا تھا۔ وُہ اسی طرح قائم رہا۔ بالآخر آزادی کی عام رو کے ماتحت اچھوتوں میں بھی آہستہ آہستہ اپنی غلامی کا احساس پیدا ہونے لگا۔ اور ان میں غلامی کا جوا اُتار پھینکنے کے لئے حرکت پیدا ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں قدرتی طور پر ہندوؤں میں تشویش۔ اور اضطراب پیدا ہُوا۔ اچھوتوں کی طرف سے علیحدہ سیاسی حقوق کے مطالبہ پر گاندھی جی سے کر آریہ مہاشے تک مضطرب ہو گئے۔ گاندھی جی نے اچھوتوں کو اس مطالبہ سے باز رکھنے کے لئے فاقہ کشی شروع کر دی۔ اور اعلان کر دیا کہ اس وقت تک کچھ نہ کھائیں گے۔ جب تک اچھوت اس مطالبہ کو واپس نہیں لے لیتے۔ پنڈت مالویہ نے بھی اچھوتوں کی ہمدردی کے راگ گائے۔ لیکن یہ سب کچھ اچھوتوں سے حقیقی جذبۂ ہمدردی کے ماتحت نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ یہ اصلاح اچھوت کے اس ڈھونگ میں صرف ایک بات مضمر تھی۔ اور وُہ یہ کہ ہندو ان سیاسی حقوق سے جو انہیں اچھوتوں پر اجارہ داری قائم کرنے کے باعث حاصل ہیں محروم نہ ہونے پائیں۔ اپنے آپ کو اعلےٰ ذات کے سمجھنے والے ہندوؤں نے بہت کوشش کی۔ مگر وُہ اس رو کو جو اچھوتوں میں پیدا ہو چکی تھی دبانے سے قاصر رہے۔ اب اچھوت کافی بیدار ہو چکے ہیں۔ وُہ ہندوؤں کی غلامی کے جُوئے کو اپنی گردنوں سے اُتار پھینکنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اس کے لئے انہیں ایسے مذہب کی جستجو ہے۔ جس میں انہیں کامل مساوات حاصل ہو اور جو انہیں دوسروں کے برابر حقوق دلائے۔ چنانچہ وُہ جگہ بجگہ جلسے کر رہے۔ اور ہر مذہب کے پیرؤوں کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔

ان حالات میں تبلیغ اسلام کے متعلق اپنا فرض سمجھنے والے اور اچھوتوں سے جذبۂ ہمدردی رکھنے والے تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وُہ ان متلاشیانِ حق کو اس چشمۂ شیریں کی طرف لائیں۔ جو دُنیا کی تمام روحانی بیماریوں کے لئے تریاق ہے اور وُہ چشمۂ اسلام ہے۔

کشمیر میں جماعت احمدیہ کا مذہبی جلسہ کیوں روکا گیا

ریاست کشمیر کی حکومت نے جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے ایک مذہبی جلسہ میں مداخلت کر کے جہاں تمام احمدیوں کا بے حد دل دکھایا ہے۔ وہاں اس بات کا ثبوت بھی بہم پہونچا دیا ہے۔ کہ یا تو ریاستی حکام ایسے ناقابل اور اس قدر نااہل ہیں۔ کہ ایک ایسے مذہبی جلسہ کو بھی فتنہ انگیزوں کی مداخلت سے بچا نہیں سکتے تھے جس میں کسی کے خلاف قطعاً کوئی بات نہ کہی جاتی۔ بلکہ محض اپنے عقائد کو مدلل طور پر پیش کیا جاتا۔ یا پھر حکام خواہ مخواہ احمدیوں کو تنگ کرنے اور تکالیف پہونچانے پر اُترے ہُوئے ہیں۔ اور وُہ نہیں چاہتے۔ کہ احمدیوں کو قانون نے جو حق دے رکھا ہے اس کو کام میں لا سکیں۔ یہ دونوں صورتیں ریاستی حکومت کے لئے افسوسناک بلکہ شرمناک ہیں۔ ہمارے نزدیک دوسری صورت زیادہ قابل تسلیم ہے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ جن کارندوں کے تشدد اور ظلم نے کشمیری مسلمانوں کی غیرت وحمیت تک کو تباہ کر رکھا ہے۔ اور جن میں کے معمولی سپاہی کو ہم نے بچشم خود کشمیر کے دارالسلطنت سری نگر میں مسلمان صناعوں کو اس جرم میں بے تحاشا پیٹتے دیکھا ہے۔ کہ وُہ اپنی ٹوکریاں وغیرہ لے کر بازار کے کنارے پر کیوں بیٹھے تھے۔ وُہ اس قدر بے دست وپا ہو گئے ہوں۔ کہ ایک بے ضرر مذہبی جلسہ کو جو ایک معمولی قصبہ میں منعقد ہونے والا تھا۔ ان کے حملہ سے نہ بچا سکیں۔ پس یہ جو کچھ کیا گیا ہے۔ محض احمدیوں کے لئے مشکلات پیدا کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

ذکر و فکر

کیا یہ افسوسناک حالت نہیں ہے؟

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

میرا خیال ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے اتنی واقفیت نہیں رکھتے جتنی ان کو رکھنی چاہیئے۔ چند عربی اور فارسی کتابوں کو چھوڑ کر باقی کتب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو میں ہیں۔ اور اردو ہمارے ملک کی زبان ہے۔ اور یہ کتابیں بہت سہل الحصول ہیں۔ اور بسبب خوشخط ہونے کے ان کا پڑھنا ایک پرائمری پاس انسان تک کے لئے بہت آسان ہے۔ پھر بھی یہ حال ہے۔ کہ اکثر لوگوں کے پاس پورا سٹ بھی موجود نہیں۔ اور جو موجود ہیں۔ وہ ساری پڑھی نہیں جاتیں۔ اور جو پڑھی جاتی ہیں۔ وہ بار بار نہیں پڑھی جاتیں۔ لوگ تازہ لٹریچر کے نسبتاً زیادہ دلدادہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور حضور کی کتابوں سے ناواقفیت بعض اوقات اس حد تک پہونچ جاتی ہے۔ کہ رونا آتا ہے۔ مجھے کسی کام کے لئے قریباً چالیس احمدی نوجوانوں سے ایک دن دوچار ہونا پڑا۔ جو میٹرک پاس سے لیکر گریجوایٹ تک تھے۔ اور ان سے گفتگو کر کے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اس امر میں ہمارے دوست نہایت سخت کوتاہی کر رہے ہیں۔ اکثر ان میں سے قریباً بالکل صفر تھے۔ اور بعض نے صرف ایک دو چھوٹے چھوٹے رسالے دیکھے تھے۔ اور بعض کو یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کس کی کتاب ہے۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا لیکچر ہے۔ جو انہوں نے ۱۹۱۸ء میں لاہور میں دیا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے بعض فارغ التحصیل اصحاب بھی حضور علیہ السلام کے بعض ضروری دلائل یا تحریروں سے ایسے ناآشنا معلوم ہوتے ہیں۔ کہ حیرت آتی ہے حالانکہ یہ کتابیں ان کو کنٹھ ہونی چاہیئیں شاید دوست یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جب وفات مسیح اور اجرائے نبوت کے مسئلے صاف کر لئے۔ تو پھر یہیں باقی کیا ضرورت رہی۔ حالانکہ اصل میں اس باقی ہی کی ضرورت ہے۔ جس میں حضور کی وحی اور حضور کے نشانات اور حضور کی پیشگوئیاں اور حضور کے نصائح اور روح کو پاک کرنے والی ہدایات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ وہ حقائق و معارف ہوتے ہیں۔ جن میں سے آگے اور نئے دلائل استنباط ہو سکتے ہیں۔ اور دین اسلام کی حقانیت پر سکینت بخش اور پر اطمینان بصیرت اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔ ذیل میں حضور کی اردو کتابوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور گو یہ فہرست مکمل نہیں ہے۔ مگر کم پڑھنے والے کو اتنا بتا دے گی کہ اس نے آپ کی کتب میں سے کتنا حصہ بغور پڑھا ہے۔ اور کتنا باقی ہے۔

براہین احمدیہ چار حصہ۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنۂ حق۔ فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات اسلام۔ نشان آسمانی۔ سراج منیر۔ شہادۃ القرآن۔ آسمانی فیصلہ۔ برکات الدعا۔ ست بچن۔ آریہ دھرم۔ سناتن دھرم۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ استفتاء۔ ضرورت الامام۔ اربعین چار حصہ۔ نور الحق مترجم۔ کرامات الصادقین۔ چشمۂ مسیحی۔ قادیان کے آریہ اور ہم۔ تریاق القلوب۔ مسیح ہندوستان میں۔ انجام آتھم۔ نور الاسلام۔ تحفہ قیصریہ۔ ستارہ قیصرہ۔ تحفہ گولڑویہ۔ تحفہ غزنویہ۔ نور القرآن۔ [illegible]۔ تجلیات الٰہیہ۔ تذکرۃ الشہادتین۔ نسیم دعوت۔ کشتی نوح۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ نزول المسیح۔ چشمۂ معرفت۔ حقیقۃ الوحی۔ الوصیت۔ پیغام صلح۔ اور ان کے سوا مجموعہ اشتہارات اور درثمین اور فتاویٰ وغیرہ۔ شاید کوئی کتاب میرے حافظہ سے رہ بھی گئی ہو لیکچر اور تقریریں ان کے علاوہ ہیں۔ اور بعض عربی کتب ہیں۔ جن میں اردو ترجمہ بھی کیا ہوا ہے۔ اتنی کتابوں کے ہوتے ہوئے صرف ایک کشتی نوح اور ایک اسلامی اصول کی فلاسفی کو کسی سے منگت لے لینا یا ایک آنہ میں خرید کر اس کے دوچار صفحہ پڑھکر مطمئن ہو رہنا اور خیال کرنا کہ بس احمدیت کا حق ہم نے ادا کر دیا۔ کیا افسوسناک امر نہیں ہے؟

جہاں تک مجھے علم ہے۔ قادیان اور بیرونجات میں قرآن مجید کا درس تو کئی جگہ جاری ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کی کتب کا درس بہت کم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ خود قادیان میں جہاں تک میں جانتا ہوں۔ مسجد مبارک میں ہی ہوتا ہے اور وہاں بھی لوگ اپنی کتابیں نہیں لاتے۔ بلکہ صرف سنکر چلے جاتے ہیں۔ اور کوئی نوٹ کاپیوں یا کتابوں کے حاشیہ پر نہیں کئے جاتے۔

غرض یہ شکایت وہی پرانی یا رب انّ قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا والی شکایت ہے۔ اور ہم صرف اس وقت اس فرض سے عہدہ برآ سمجھے جائیں گے۔ جب ہم ان کتب کو اتنا پڑھیں۔ کہ ان کے فقرے ان کے محاورے ان کی ترکیبیں ان کی بندشیں ان کے اشعار ہماری تحریروں تقریروں اور روزانہ بات چیت میں اس طرح داخل ہو جائیں۔ کہ سننے والا سمجھ جائے۔ کہ یہ لٹریچر اس قوم کے رگ و پے میں سرایت کر گیا ہے۔ ورنہ اس سے ورے ورے کچھ نہیں اللہ تعالےٰ نے اپنی علوم و معارف کے خزانوں کی بابت فرمایا ہے۔ کہ آسمان سے بہت دودھ اترا ہے۔ اسے محفوظ کر رکھو۔ مگر دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ہمارے سینے جو اصل حفاظت کی جگہ ہیں۔ ان سے معمور ہیں۔ یا صرف بک ڈپو اور کتاب گھر کی الماریاں اور صندوق ہی ان کی جائے حفاظت ہیں!

ایک موٹی بات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقبرہ بہشتی کے متعلق حسب ذیل ارشادات رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:-

"ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا۔ کہ یہ تیری قبر ہے۔" "اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا۔ کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔"

آگے چل کر اس میں داخل ہونے کی شرائط بیان فرمائی ہیں۔ اور ان شرائط کے بعد یہ اضافہ فرمایا ہے:-

"میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثنا رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو۔ انکو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔"

اس آخری فقرہ کا صریح اور صاف طور پر یہ مطلب ہے۔ کہ میری بیوی اور بچے قطعی طور پر جنتی ہیں۔ اور یہ بشارت اسی طرح کی بشارت ہے جیسی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنینؓ اور بعض صحابہ کی بابت اسی دنیا میں بیان فرمائی تھی جس میں انکو جنتی ہونیکی خوشخبری دیگئی تھی۔ اب ساری دلیل اس طرح بنتی ہے

(۱) اس مقبرہ بہشتی میں دفن ہونیوالا قطعی جنتی ہے (۲) اس مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیوی اور بچے خدا کے حکم سے بلا کسی شرط کے دفن ہونگے۔ اسلئے وہ یقینی جنتی ہیں (۳) جو اس بات کی شکایت کرے گا۔ وہ منافق ہے

اب آپ اس معیار سے مبایعین اور غیر مبایعین کی صداقت کی جانچ کریں۔ پھر یا تو یقینی جنتیوں کی معیت اختیار کر لیں۔ یا دوسرے فریق کی جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو نہ صرف جنتی سمجھتے بلکہ گذشتہ ۱۳ سو سال میں سب سے زیادہ اسلام کی بیخ کنی کرنے والا کہتے ہیں...... اس لئے انکا درجہ شکایت کرنیوالوں سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ نیز حضور علیہ السلام کی اس عبارت سے ایک ذی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ عقائد بھی انہی لوگوں کے درست ہو سکتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے قطعی طور پر جنتی ہونے کی بشارت دی ہے۔

ظلی نبوت اور غیر مبائعین

۵

"پیغام صلح" کے مضمون نگار نے الوصیت اور حقیقۃ الوحی میں یوں تطبیق دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کے حوالہ سے یہ مراد ہے۔ کہ حدیث میں نبی کا لفظ مسیح موعود کے لئے مخصوص ہے ورنہ مسیح موعود کی حیثیت بلحاظ عہدے کے ایک محدث کی ہی ہے۔

میں ایک پچھلے مضمون میں حقیقۃ الوحی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یلقی الروح من امرہ علے من یشاء من عبادہ الخ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ عنوان کے رُو سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منصب نبوت رکھتے ہیں (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵) پس یہ کہنا کہ صفحہ ۳۹۱ کے حوالہ میں محدث کا عہدہ ہی بیان کیا گیا ہے۔ بالکل باطل خیال ہے۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں صرف مسیح موعود علیہ السلام ہی نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص ہیں۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آسکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے بزرگوں نے نبی کا نام پایا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ امور غیبیہ سے حصہ پالیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقعہ ہو جاتا ہے"۔

پس اس حوالہ کی موجودگی میں اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے کسی بزرگ نے صاف طور پر نبی کا نام پایا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی میں رخنہ ڈالا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ کہ احادیث کا منشاء یہی ہے۔ کہ:۔

"ایسا شخص ایک ہی ہوگا" ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱

مجدد صاحب سرہندی کا حوالہ

مضمون نگار نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ کی عبارت کے رُو سے جس میں مجدد صاحب سرہندی کا خیال مذکور ہے۔ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام اپنا منصب محدثیت کا ہی بیان فرما رہے ہیں۔ حالانکہ اس تحریر میں محدث کا قطعاً کوئی ذکر نہیں۔ صرف نبوت ہی زیر بحث ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالے سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہو۔ بات یہ ہے۔ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ اس امت میں سے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔ وہ نبی کہلاتا ہے"۔

مضمون نگار صاحب کے استدلال کی بنیاد اس بات پر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام، تحفہ بغداد، و براہین احمدیہ میں مجدد صاحب کا جو مکتوب نقل فرمایا ہے وہاں کثرت مکالمہ مخاطبہ پانے والے کو محدث لکھا ہے۔ مگر اس سے یہ کیسے لازم آگیا کہ حقیقۃ الوحی میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی حوالہ کی بناء پر اوپر کی عبارت رقم فرمائی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ جس مقام کا نام مجدد صاحب سرہندی محدث رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے لفظ کو بدل کر اس کی جگہ نبی کا لفظ رکھدیں۔ یہ تو آپ لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیانت اور امانت پر سخت خطرناک حملہ ہے پس اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ حقیقۃ الوحی میں جو حوالہ مذکور ہے۔ وہ وُہی ہے جس کا ذکر ازالہ اوہام وغیرہ میں کیا گیا ہے۔ تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سخت حملہ ہے۔ اور آپ کے دشمنوں کے لئے ایسا موقعہ مہیا کرنے کا سامان۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تحریف لفظی کا مرتکب قرار دے کر آپ کی دیانت اور امانت پر حملہ کریں۔

پس حق بات یہ ہے۔ کہ اس جگہ مجدد صاحب سرہندی کے وہ حوالہ جات زیر بحث ہیں جن میں امت محمدیہ میں مقام نبوت کے ملنے کا ذکر ہے۔ نہ کہ وہ حوالہ جو محدثیت کے ثبوت میں ازالہ اوہام۔ براہین احمدیہ اور تحفہ بغداد میں پیش کیا گیا۔

ازالہ اوہام وغیرہ والے حوالہ میں قطعاً امت محمدیہ کا ذکر نہیں۔ وہاں تو علے العموم انبیاء کے عکس متبعین کا ذکر ہے۔ جو کثرت مکالمہ مخاطبہ کی وجہ سے محدث کہلاتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں جو عبارت لکھی ہے۔ اس کی ابتداء ہی اس طرح ہے۔ کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ پھر ازالہ اوہام وغیرہ والے حوالہ میں محض مکالمہ مخاطبہ کا ذکر ہے۔ لیکن حقیقۃ الوحی والے حوالہ میں بکثرت امور غیبیہ کا بھی ذکر ہے۔

پس ان قرائن سے اظہر من الشمس ہے کہ حقیقۃ الوحی والا حوالہ ہرگز وہ حوالہ نہیں جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام وغیرہ میں کیا ہے۔ بلکہ یہ اور ہی عبارت ہے۔ جس کا مفہوم اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔

میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی میں مکتوبات کی بعض عبارات کو مدنظر رکھ کر ان کا مفہوم تحریر فرمایا ہے۔ منجملہ ان کے مکتوب نمبر ۳۰۱ جلد اول ہے جس کی یہ عبارت خصوصیت سے قابل غور ہے:۔

"پس حصول کمالات نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل منافی خاتمیت او نیست"

اس حوالہ میں مذکور ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کو کمالات نبوت مل سکتے ہیں۔ پس جب کمالات نبوت مل سکتے ہیں۔ تو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ جو منجملہ کمالات نبوت سے ہیں۔ ان کا حصول امتی کے لئے ممکن ہے۔ چونکہ امور غیبیہ کی کثرت کو ہی قرآن مجید نبوت قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی کی زیر بحث عبارت سے آگے قرآن مجید کی آیت لا یظہر علے غیبہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ یعنی خدا تعالے کسی کو غیب پر پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔

پس جب ایک شخص کمالات نبوت میں سے کثرت مکالمہ مخاطبہ اور کثرت امور غیبیہ حاصل کرے گا۔ تو وہ نبی کہلائے گا۔

پھر اس حوالہ کے ساتھ جب مجدد صاحب سرہندی کے اس مکتوب کی عبارت ملائی جائے۔ جس میں انہوں نے کمالات ولایت اور کمالات نبوت میں فرق کیا ہے۔ تو صاف کھل جاتا ہے۔ کہ مجدد صاحب کے نزدیک اس جگہ کمالات نبوت حاصل کرنے والا نبی کہلا سکتا ہے۔ تبھی تو فرمایا کہ امتی کا کمالات نبوت کے حصول کا مقام حاصل کر لینا منافی خاتمیت نہیں ہے۔

بالآخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک حوالہ پر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

انی علے مقام الختم من الولایۃ کما کان سیدی المصطفٰی علے مقام الختم من النبوۃ۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الاولیاء ہیں۔

پس اگر خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی ولی بھی نہ ہوگا۔

اگر غیر مبائعین یہ کہیں۔ کہ ظلی ولی جو آئے گا۔ وہ واقعی ولی ہوگا۔ تو میں کہتا ہوں۔ پھر اسی پر قیاس کر کے یہ عقیدہ کیوں نہیں رکھتے۔ کہ ظلی نبی بھی نبی ہے۔

خاکسار

قاضی محمد نذیر۔ امیر جماعت احمدیہ لائلپور۔

احمدیہ مشن لنڈن کے طفیل ہندوستان میں تبلیغ اسلام

خداتعالےٰ کے ماموروں کی صداقت و حقانیت کا ایک نہایت زبردست ثبوت ان کی قوت قدسیہ ہوتی ہے۔ وہ ان لوگوں میں جو اپنے فرائض کو نہ سمجھنے میں حیوانوں سے بھی گئے گذرے ہوتے ہیں۔ ایسا غیر معمولی تغیر پیدا کردیتے ہیں۔ کہ دُنیا اسے دیکھکر حیران رہجاتی ہے۔ ایسے لوگوں کی کجا وہ حالت کہ خداتعالیٰ سے دوری اور دنیاوی لہو ولعب میں ان کے اوقات صرف ہوتے ہیں۔ اور کجا وہ متغیر شدہ حالت کہ وہ نصرف خود خداتعالیٰ کی قدرتوں کو دیکھتے بلکہ ایک جہان کے لئے خدانما بن جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اسی روحانی قوت کی طرف اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ و یزکیھم یعنی خداتعالےٰ نے اہل مکہ میں ان سے ہی ایک رسول مبعوث فرمایا۔ تاکہ وہ ان پر اس کی آیات پڑھے۔ اور اپنے روحانی اثر سے ان کو پاکیزہ انسان بنادے اس سنہری معیار کے مطابق اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بھی روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ مخالفین کو بھی اس امر کا اقرار کئے بغیر چارہ نہیں۔ کہ حضور علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کردیا ہے۔ اور آج وہ دین کے لئے اپنی ہر چیز قربان کرنا سعادت دارین کا موجب سمجھتے ہیں۔ پھر کون نہیں جانتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدا کردہ جماعت تمام ملکوں میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دلی اخلاص اور خندہ پیشانی سے کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ آخری زمانہ کے مختلف اور متعدد اسلامی فرقوں میں سے وہی گروہ حق پر ہوگا۔ جو میرے اور میرے صحابہ والا کام کرے گی۔

غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات ممکن ہے۔ کہ اب تک بھی بعض کور باطنوں کو نظر نہ آئیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اب سورج مغرب کے طلوع کرکے مشرق پر اپنی نورانی شعاعیں ڈال رہا ہے جب مشرق کے رہنے والوں نے اس روحانی سورج کی جو دُنیا کی تمام ظلمتوں کو پاش پاش کردینے کی قابلیت رکھتا تھا۔ قدر نہ کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مغرب کے رہنے والوں کو اس نور سے حصہ دیا۔ احمدیہ مشن لنڈن کے ذریعہ جو لوگ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ ان میں سے مسٹر مبارک احمد فیولنگ کے مضامین تمام ان لوگوں نے دیکھے ہونگے۔ جو جماعت احمدیہ کے ہفتہ وار انگریزی اخبار "سن رائز" اور روزنامہ "الفضل" پڑھتے ہیں۔ وہ مضامین اگر ایک طرف اسلام کی صداقت بمقابلہ دوسرے مذاہب کے ثابت کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف مسلمان کہلانے والوں کے لئے ایک سبق رکھتے ہیں۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام خدا کی طرف سے سچے مامور نہ تھے۔ تو وہ کیا چیز ہے۔ جس نے مغربی تہذیب کے دلدادگان کو جو سرے سے مذہب سے ہی بیزار تھے۔ اسلام کا عاشق بنادیا ہے۔

اسی طرح حال میں جنوبی ہند کی ایک تبلیغی رپورٹ بحوالہ روزنامہ "آزاد نوجوان" مورخہ ۱۷ اگست شائع ہوئی ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا ہر اس شخص کے دل پر جو حالات کا مطالعہ کرے۔ گہرا اثر ہوگا۔ اور میں تو اس کو پڑھکر خاص طور پر تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہوگیا۔ کہ خداتعالےٰ نے کس طرح اس کے شہزادہ کی دردمندانہ دعاؤں کو سنا۔ اور آپ کے خادموں کو یہ شرف بخشا۔ کہ ان کے ذریعہ مسلمان ہونے والے انگریزوں نے ہندوستان میں بھی تبلیغ اسلام کا کام شروع کردیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

"ایسی (ملیبار) میں اشاعت اسلام" اور "میاں بشیر احمد اور مسز عارفہ بشیر صاحبہ کی تبلیغی سرگرمیاں" کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے۔ کہ "آپ (مسٹر بشیر احمد) نے تبلیغ کے لئے اپنی زندگی وقف کردی۔ اس قربانی میں آپ کی بی بی کا بھی ہاتھ رہا... آپ کی بی بی نے اسلام کیا قبول کیا۔ اپنے آپ میں ایک معاشرتی تبدیلی پیدا کرلی ہے۔ سیدھا سادہ لباس سیدھا سادہ کھانا۔ سیدھی سادی گفتگو۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ انگریزی مشنری یہاں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آئے تھے۔ اب یہ زمانہ ہے۔ کہ مسلم مشنری ولایت تبلیغ اسلام کے لئے جاتے ہیں۔ اور وہاں سے انگریز مشنریوں کو یہاں تبلیغ اسلام کے لئے لاتے ہیں۔ آج ہر ایک قوم پوزیشن چاہتی ہے۔ مساوات والا سلوک چاہتی ہے۔ اور اس کے لئے بہن عارفہ ایک زندہ ثبوت ہیں۔ ..... آپ دیسی زبانیں سیکھ رہی ہیں اور امید ہے۔ کہ آپ ایک کامیاب مشنری ثابت ہونگی"۔

اس رپورٹ کے متعلق میں احمدی احباب کی ازدیاد ایمان اور دوسرے مسلمانوں کے غور کرنے کے لئے یہ لکھنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ خاتون موصوفہ احمدیہ مشن لنڈن کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوئی تھیں۔ میری ان سے پہلی ملاقات ایک پبلک لیکچر کے بعد ہوئی۔ جو خاکسار نے لنڈن میں اسلام کی صداقت پر دیا۔ دیر تک اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ پہلی کتاب جو میں نے انہیں مطالعہ کرنے کے لئے دی۔ وہ "تحفہ شہزادہ ویلز" رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تھی۔ اسی اثنا میں انہوں نے مسجد احمدیہ لنڈن میں آنا شروع کیا۔ اور آہستہ آہستہ اسلامی واقفیت بڑھاتی رہیں جس میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد اور خاکسار انکی پوری طرح مدد کرتے رہے۔ آخر وہ پوری تحقیق کے بعد مسلمان ہوگئیں۔

اس بیان میں یہ ذکر کردینا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ جب میری پہلی گفتگو بہن عارفہ سے ہوئی۔ تو رخصت ہونے کے وقت انہوں نے مجھ سے مصافحہ کرنا چاہا۔ میں نے اسلامی تعلیم کی حکمت بیان کرتے ہوئے معذوری کا اظہار کیا۔ جس کو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے عبرت ہے۔ جو اسلامی تعلیم کے بعض پہلوؤں کے متعلق خود کمزوری دکھاکر مغربی لوگوں کو اسلام سے مانوس کرنا چاہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ احمدیہ مشن لنڈن کے ماتحت کام کرنے والوں کے خلاف جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی راہنمائی میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے۔ مخالفانہ پراپیگنڈا کرتے اور احمدیہ مشن سے متنفر کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ انہیں مصافحہ نہ کرنے والوں کے ذریعہ جس قسم کے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کا اندازہ مندرجہ بالا بیان سے اچھی طرح کیا جاسکتا ہے۔

خاتون موصوفہ نے جن کا کرسچن نام Dorothy Shooter تھا۔ مسلمان ہونے پر اس اخلاص کی وجہ سے جو ان کو میرے ذریعہ اسلام واحمدیت جیسی نعمت حاصل کرنے کے باعث مجھ سے ہوگیا۔ اپنا نام میرے نام سے موافقت کی خاطر عارفہ تجویز کیا۔ اور جب گذشتہ سال خاکسار ہندوستان روانہ ہونے والا تھا۔ تو باوجود بیماری کے مسجد آکر الوداعی پارٹی میں شامل ہوئیں۔ اور پھر باوجود ہمارے بار بار کہنے کے کہ سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے آنے کی تکلیف نہ کریں۔ وہ سٹیشن پر بھی تشریف لائیں۔ اب ان کے ہندوستان آکر اسلام کی تبلیغ کرنے سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اسلام میں خود ترقی کرنے اور پھر اسلام واحمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

(محمد یار عارف از بمبئی)

تبلیغ بیرونِ ہند

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی دورہ

ماہ اپریل میں خاکسار کو ایک سفر درپیش آیا۔ جو کم و بیش سات سو میل پر مشتمل تھا۔ اور جو جماعت احمدیہ لیگوس کے پریذیڈنٹ صاحب کی موٹر میں کیا گیا۔ اس سفر کے دوران میں تین احمدیہ جماعتوں میں جانے اور کسی قدر وقت ان کے ساتھ بسر کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ ایک جماعت کے ہاں دو دن ٹھہرا۔ وہاں علاوہ ایک پبلک لیکچر کے قصبہ کے ذی اثر لوگوں اور چیفس سے مل کر سلسلہ احمدیہ کا پیغام ان کو پہونچایا۔ یہ جماعت نئی قائم شدہ ہے۔ دوستوں نے بذریعہ خط بیعت کی ہوئی تھی۔ میرے وہاں جانے پر عاجز کے ہاتھ پر بیعت خلافت سے مشرف ہوئے۔ ان کو مختلف مسائل سمجھائے گئے۔ سلسلہ کی خصوصیات بتلائی گئیں۔

اس کے بعد اس جگہ کی جماعت کے امام کے ہمراہ ایک اور مقام پر جو وہاں سے قریباً ایک سو میل دور ہے پہونچا اس جگہ کا امیر قریہ مسلمان ہے۔ دراصل میں ان کی دعوت پر ہی وہاں گیا تھا۔ اس جگہ بھی دو دن قیام کیا۔ دو پبلک لیکچر دیئے۔ جن میں امیر قریہ مع اپنے اکابر مجلس شوق سے شامل ہوتے رہے یہ بہت بڑا قصبہ ہے۔ عیسائیت کا وہاں بہت زور ہے (بلکہ سارے نائیجیریا میں ہی عیسائیت بہت زور پکڑے ہوئے ہے۔) میں نے اپنے ہر دو لیکچروں میں عیسائیت کی تردید خصوصیت سے کی۔ مثلاً وفات مسیح اسرائیلی علیہ السلام ابطال کفارہ وغیرہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور اس کا ثبوت از روئے کتب اسلامیہ و مسیحی مسلمان اور عیسائی ہر دو اقوام کے لوگ کثرت سے لیکچر میں شامل ہوتے رہے۔ اور بڑی دیر تک سوالات دریافت کرتے رہے۔

اس مقام کو ایک خصوصیت یہ حاصل ہے کہ مسیحی مذہب کے بعض پادری بھی لیکچر سننے آئے۔ اور بعد میں سوال و جواب میں خوب حصہ لیا۔ عیسائیوں نے اسلام کے خلاف بھی بہت سے اعتراضات کئے۔ مثلاً یہ کہ قرآن کریم کا نزول خدا کی طرف سے نہیں۔ قرآن میں جبر کی تعلیم ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ جبراً لوگوں کو اسلام میں شامل کیا۔ آپ کی زندگی نعوذ باللہ ناپاک تھی۔ کیونکہ آپ نے کئی بیویاں کیں۔ میں نے سب امور کے جواب خدا کے فضل سے مفصل دیئے۔ جس سے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی۔ اور عیسائیوں پر موت وارد ہوگئی۔ ایک پادری نے برملا کہا کہ تم پہلے مسلمان ہو جو یہ کہتے ہو۔ کہ مسیح فوت ہوگئے۔ ورنہ اس قصبہ میں تو یہ کسی کا بھی عقیدہ نہیں ہے میں نے دیکھا کہ مسیحی لوگ اس قدر جوش میں تھے۔ کہ ان کے چھوٹے سے لے کر بڑے سب تلملا رہے تھے۔ اس جگہ امیر قریہ اور چھ دیگر اشخاص نے بیعت کی۔ اور دو کس لیگوس میں میرے پاس رہ کر احمدیت کی تعلیم سے کما حقہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے آئے۔

یوم التبلیغ

باوجودیکہ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مجھے ہوائی ڈاک کے ذریعہ یوم التبلیغ کی تاریخ سے اطلاع دی تھی۔ مگر پھر بھی اطلاع دیر سے ملی۔ لہٰذا میں نے نائیجیریا اور گولڈ کوسٹ دونوں جگہ ۷ / مئی کی تاریخ مقرر کر کے سب جماعتوں کو اطلاع بھجوا دی تھی۔ اور ۷ / مئی کو سب مردوں اور عورتوں نے فرداً اور ٹولیوں میں جا کر لوگوں کے مکانوں پر۔ ان کے کاروبار کی جگہوں پر۔ غرضکہ جہاں کہیں بھی کوئی کسی کو ملا تبلیغ کی۔

فنڈز کی کمی کی وجہ سے ہم باقاعدہ پیڈ لوکل مشنری نہیں لگا سکتے۔ صرف الفا اسمٰعیل شیتا اور عالمی ڈوما لا دو شخص بطور پیڈ کارکنوں کے کام کر رہے ہیں ان کے علاوہ کئی دوست آنریری طور پر کام کرتے ہیں۔ گو وہ بوجہ اپنی معاش کی فکر کے زیادہ وقت نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو منظور فرما کر ان کے لئے سعادت دارین کے حصول اور سلسلہ کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔

لیگوس میں تبلیغ

لیگوس میں ہر ہفتہ کی شام کو میں کھلی ہوا میں ایک لیکچر دیتا ہوں۔ ابتداً میں تو لوگ بہت سوالات دریافت کرتے تھے۔ مگر اب سوالات زیادہ نہیں ہوتے۔ لوگ کافی تعداد میں سننے کے لئے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے سینوں کو حق کی قبولیت کے واسطے کھول دے۔

اس کے علاوہ جماعت کے دوسرے دوست بھی ہفتہ بھر میں کسی نہ کسی دن لیکچر دیتے ہیں۔ جیل خانہ میں قیدیوں کو اخلاقی لیکچر جاری ہیں۔ لوکل ہائی سکول میں ہفتہ وار لیکچر دیا جاتا ہے۔ جماعت کی تربیت کے لئے ہر اتوار کی صبح کو جو لیکچر میں دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ ہر روز صبح کی نماز کے بعد ہم مسجد میں کوئی نہ کوئی دوست کسی نہ کسی مسئلہ پر نصف گھنٹہ کے قریب تقریر کرتے ہیں۔ میں خود بھی محلہ وار مساجد میں باری باری جاتا ہوں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سنانے کا انتظام بھی ہے۔ درس قرآن کریم اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جاری ہے۔ سکول میں بچوں کی دینی تعلیم اور نمازوں کی نگرانی خود کرتا ہوں۔ ایک مشنری کلاس کھول رکھی ہے۔ جس میں بارہ شخص زیر تعلیم ہیں۔ ان کو ہفتہ میں تین بار سبق دیتا ہوں۔ خط و کتابت کے ذریعہ بھی کسی قدر تبلیغ کی جاتی ہے۔ چنانچہ آجکل میں ایک یوروپین مسیحی مبلغہ سے خط و کتابت کر رہا ہوں۔ وہ دہریہ خیالات سے بہت متاثر معلوم ہوتی ہے۔ ملاقاتوں کا موقعہ بہت ہی کم ملتا ہے۔ لیکن جب بھی ملتا ہے۔ اس ذریعہ سے بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ اخبار سن رائز اور ریویو انگریزی کے متعدد پرچے فروخت کئے جاتے ہیں۔

مسجد بنانے کے واسطے گورنمنٹ سے ایک قطعہ زمین خریدنے کی تجویز کی ہے۔ اس کے لئے روپے کی از حد ضرورت ہے۔ چنانچہ میں نے پچھلے دنوں جماعت سے اپیل کی تھی۔ کہ دوست ایک ایک ماہ کی سالم آمدنی اس مد میں دے دیں۔ کئی دوستوں نے اس پر لبیک کہی۔ اور تین صد پونڈ کے قریب رقم جمع ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ سب معطیان کو جزائے خیر دے۔

نئے احمدی

ایام زیر رپورٹ میں پندرہ نفوس نے عاجز کے ہاتھ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت اور اخلاص عطا کرے۔ آمین۔

درخواست دعا

عاجز کے والد صاحب نومبر سال گزشتہ سے بہت بیمار چلے آتے ہیں۔ میں احباب سے ان کی جلد اور مکمل صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی ہیں۔ بلکہ براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ سے بھی پہلے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے والوں میں سے ہیں۔

عاجز کے ایک بہنوئی ایک لمبی علالت کے بعد جون گزشتہ میں وفات پا گئے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے اور ان کے یتیموں اور عاجز کی بیوہ بہن کے لئے بھی دعا کریں۔ نیز عاجز کے سسرال والوں کے لئے اور عاجز کی اہلیہ اور بچوں کے لئے اور دیگر جملہ رشتہ داروں کے لئے اور اس جگہ کے سب احمدی بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم عفی عنہ

از لیگوس

شیخ غلام قادر صاحب مرحوم و مغفور

فروغ شمع محفل تو رہے گا تا سحر یونہی
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق احمدیت اطراف و اکناف عالم میں پھیل جائے گی۔ تاج و تخت احمدیت کے خادموں کے قدموں پر نثار ہونگے۔ لاکھوں مجاہدین اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر جانیں قربان کرنا حیات جاوید سے تعبیر کرینگے۔ ہزاروں سلاطین اس سلسلہ کے غلام ہونگے۔ چار دانگ عالم میں احمدیت کا ڈنکا بجے گا۔ ممالک مسخر ہونگے۔ اور سلطنتیں مطیع لیکن وہ نورانی وجود جنہوں نے سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ التحیۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے نونہال احمدیت کو اپنے خون دل اور خون جشم سے سینچا۔ با محبت و خلوص سے حضور کی خدمت میں حاضر ہونے وہ نظر نہ آئیں گے۔ آنکھیں ان کو دیکھنے کے لئے ترسیں گی۔ لاکھوں دلوں کی بیتابانہ آرزو ہوگی کہ کاش اس کوچہ گردستے بے نوا ہوتے جس میں حضور پُر نور کے دیکھنے والے رہتے تھے۔

میرے والد مرحوم شیخ غلام قادر خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ ان خوش نصیب انسانوں میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے حضور پرنور کی زیارت سے نور چشم و سرور قلب حاصل کیا۔ میں والد مرحوم کی زندگی کا مختصر حال لکھتا ہوں۔ خدا کرے ہم سب میں وہی ایمان اور وہی خلوص پیدا ہو۔ جو ان بزرگوں کی روح رواں تھا۔

حضرت والد صاحب مرحوم ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر کوئی ۱۷، ۱۸ برس کی عمر میں بٹالہ سے پٹھانکوٹ آگئے۔ اور یہاں کی خاک ایسی دامن گیر ثابت ہوئی کہ آخر یہیں دفن ہوگئے۔

پٹھانکوٹ میں محرر کمیٹی اور ٹیکس سپرنٹنڈنٹ سے ترقی کر کے میونسپلٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۳۲ء میں اس عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ اپنے مفوضہ فرائض کو اس طویل عرصہ میں اس خوش اسلوبی۔ دیانتداری محنت اور تندہی سے انجام دیا۔ کہ کبھی کسی افسر کو اعتراض کا موقع نہ ملا۔ مختلف موقعوں پر ہزاروں روپیہ بطور رشوت ان کے سامنے پیش کئے گئے۔ لیکن انہوں نے ہمیشہ سختی سے رد کر دئے۔ ایک طرف افسر خوش تھے۔ دوسری طرف ملازمین مداح۔ دفتری معاملات میں مرحوم کو یدطولیٰ حاصل تھا۔ حتیٰ کہ ان کے ریٹائر ہونے کے بعد تک کمیٹی میں پریذیڈنٹ یا ممبران سٹاف کو کوئی الجھن پیش آتی تو والد مرحوم کے پاس آتے۔

مرحوم کو شروع ہی سے احمدیت سے محبت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بذریعہ خط بیعت کی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضور والا کی ذات سے مرحوم کو ایک گونہ عشق تھا۔ ہمیشہ نہایت اخلاص سے سلسلہ کی خدمت پر کمربستہ رہے پٹھانکوٹ میں سب سے پہلے احمدی آپ ہی تھے۔ اور آپ ہی کی وجہ سے وہاں جماعت قائم ہوئی۔ مرکز کی تمام تحریکوں میں حصہ لینے میں حتی الوسع سبقت کرتے۔ چندہ نہایت باقاعدگی سے ادا کرتے۔ مرحوم کے قبول احمدیت کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ہماری والدہ محترمہ کو اور ہم تین بھائیوں کو بھی اس نعمت سے مالا مال کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

والد مرحوم بہت متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے۔ تہجد گذار تھے۔ تلاوت قرآن کریم کو آخر تک حرز جان بنائے رکھا۔ اپنی ہر ضرورت کے لئے احکم الحاکمین کے دروازے کو کھٹکھٹاتے۔ خدا تعالیٰ نے عزت۔ وقار۔ دولت اور شہرت تمام نعمتیں بخشیں۔ مرحوم کو حضرت سیدنا و مولانا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق تھا۔ ہم نے بارہا دیکھا۔ کہ جب حضور سرور کائنات کا نام مبارک مرحوم کی زبان پر آتا۔ بے اختیار آنسو رواں ہو جاتے۔ اور ایک وجد کی سی حالت ان پر طاری ہو جاتی۔

مرحوم کی نیکی اور شرافت کا ایک عالم قائل ہے۔ جو شخص احمدیت کی وجہ سے ان کا مخالف تھا۔ وہ بھی ان کے اوصاف حمیدہ کا معترف تھا۔ ان کے وجود میں ایسی تاثیر اور ایسا رعب تھا۔ کہ احمدیت کا شدید مخالف بھی ان کے سامنے آنکھ نہ اٹھا سکتا تھا۔

حیرت ہے کہ خشک دفتری امور میں انہماک کے باوجود مرحوم کی طبیعت بے حد شگفتہ تھی۔ ظرافت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ نہایت سلجھا ہوا مذاق تھا۔ شعر و شاعری کا بھی ذوق تھا۔ جس مجلس میں بیٹھتے اس پر چھا جاتے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے۔ اور ہر شخص کے متعلق حسن ظن سے کام لیتے۔

اولاد کی تعلیم و تربیت میں دلچسپی مرحوم کی سیرت کا طرہ امتیاز تھا۔ اپنے بچوں کو نماز اور تلاوت قرآن بچپن میں خود سکھاتے اور ان فرائض پر دوام کی بزور تلقین کرتے۔ تعلیم میں سہولتیں بہم پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ خدا کے فضل اور مرحوم کی دعاؤں کا اثر ہے۔ کہ مرحوم کی اولاد نیک۔ قابل اور ذہین ہے۔ خاکسار یہ ذکر تحدیث بالنعمت کے طور پر کر رہا ہے۔ اپنی اولاد کے اوصاف دیکھ کر مرحوم خدا تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتے اور کہا کرتے کہ میں تو ایک گنہگار اور حقیر انسان ہوں۔ خدا تعالیٰ کا مجھ پر کتنا فضل ہے کہ مجھے ایسی اولاد دی ہے۔

محبت اور اخلاص کا یہ پیکر۔ زہد و اتقا کا یہ مجسمہ۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر ہمارے لئے دعائیں کرنے والا انسان آخر ۵ جولائی کو ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ بقا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے۔ مرحوم کی موت ہمارے لئے ناقابل برداشت صدمہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کی وحی "الیس اللہ بکاف عبدہٗ" ہمارے مجروح دلوں کے لئے مرہم کا کام دے رہی ہے۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ کو لمبی عمر عطا فرمائے ہم چاروں بھائیوں کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور نیکی و پاکیزگی کا وہی بلند مقام نصیب ہو۔ جو مرحوم کے حصہ میں آیا۔

عبد الجلیل عشرت بی۔ اے (آنرز)

ریاست چمبہ کے احمدیوں پر شدید مظالم

ریاستی حکام معاندین احمدیت کی حمایت میں

ریاست چمبہ میں جب سے جماعت احمدیہ کا قیام ہوا ہے۔ اسی وقت سے ریاست کے بعض اعلےٰ حکام ہر طرح سے اس پُر امن جماعت کو تکلیف پہونچانے میں کوشاں ہیں۔ اور کوئی ایسا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ جبکہ جماعت احمدیہ کے خلاف قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ کبھی لوگوں کو ڈرا دھمکا کر ہمارے خلاف یہ تحریر لینے کی کوشش کی گئی۔ کہ یہ جماعت ایک سیاسی اور پولیٹکل جماعت ہے۔ تاکہ اس کے خلاف کوئی کارروائی کی جا سکے۔ اور کبھی ریاست کے دوسرے مسلمانوں کو شہ دے کر لال حسین اختر جیسے بدزبان احراری کو یہاں بلوا کر ہمارے پیشواؤں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو سخت سے سخت گالیاں دلائی گئیں۔ اب سنا گیا ہے۔ کہ اس سال عطاء اللہ شاہ بخاری کو اس غرض کے لئے یہاں بلوایا جا رہا ہے۔ تاکہ یہاں ایک نیا فتنہ پیدا کیا جائے۔ اور جماعت احمدیہ کے وہ چند افراد جن کی زندگی پہلے ہی کئی طریقوں سے ان پر دشوار کی جا چکی ہے۔ ان کو روحانی اور جسمانی تکالیف میں مبتلا کیا جائے۔ کبھی ان کو ملازمت سے برطرف کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی ترقی و گریڈ میں روک پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی ان کے کاروبار کو نقصان پہونچایا جاتا ہے۔ اور کبھی ان کی جائدادوں پر ہاتھ ڈالنے کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔ اب عطاء اللہ جیسے بدزبان احراری اور احمدیوں کے شدید مخالف کو بلا کر ان کی زندگیوں کو اور بھی تلخ بنانے کا ارادہ کیا جا رہا ہے۔ یہ معاملات اس لحاظ سے اور بھی زیادہ اہم ہو گئے ہیں۔ کہ سنا گیا ہے ریاست کے ایک بڑے افسر نے جو پہلے بھی احمدیت کی مخالفت میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں۔ ایک شخص سے کہا کہ میں یہاں پر جماعت احمدیہ کو قائم نہیں ہونے دوں گا۔ میں یہاں سے احمدیوں کا نشان مٹانا چاہتا ہوں۔ اس وجہ سے ریاست غیر احمدیوں کی اس معاملہ میں ہر طرح مدد کر رہی ہے۔

چونکہ ریاست میں ایک لمبے عرصہ سے احمدیوں پر قسم قسم کے مظالم ہو رہے ہیں۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ریاست کے بعض اعلےٰ حکام بجائے احمدیوں کی دادرسی کے ان کے لئے زیادہ مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر ان مظالم کا کوئی خاطر خواہ انسداد نہ کیا گیا۔ تو مجبوراً کوئی مؤثر قدم اٹھایا جائے گا۔ جس کی تمام تر ذمہ واری ان حکام ریاست پر ہوگی۔ نامہ نگار

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یکم نومبر ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔ کتب امتحان مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ فتح اسلام (۲) توضیح مرام (۳) سچائی کا اظہار اور (۴) انجام آتھم۔ واضح ہو کہ انجام آتھم کا تمام عربی حصہ بھی شامل نصاب ہے۔ علمی سوالات دریافت نہیں کئے جائیں گے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

زمیندار جماعتوں کے عہدہ داران جلد توجہ فرمائیں

زمیندار احمدی جماعتوں کا چندہ فصل ربیع بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ اور جنہوں نے بھیجا ہے۔ ان میں سے بھی بہت سی ایسی جماعتیں ہیں۔ کہ بجٹ کی نسبت سے بہت کم ہے۔ اور بعض جماعتوں کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ چندہ کا غلہ جمع شدہ ابھی تک فروخت نہیں کیا گیا۔ عہدہ داران جماعت کو خاص طور پر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا چندہ فراہم شدہ بہت جلد بھجوا دیں۔ جن جماعتوں میں چندہ کا غلہ ابھی قابل فروخت ہو۔ فروخت کر کے روپیہ بھجوائیں اور جن احباب سے ابھی وصول نہ ہوا ہو۔ یا کم وصول ہوا ہو۔ ان سے بہت جلد وصول کیا جائے۔ سلسلہ کی ضروریات اس امر کی متقاضی ہیں کہ عہدہ داران جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سستی یا تساہل سے کام نہ لیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ایک نفع مند تجارت کا غیر معمولی موقع

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے علاقہ سندھ میں احمد آباد سنڈیکیٹ کے اہتمام میں بہت سی زرعی زمین خریدی ہوئی ہے۔ جس میں سے علاوہ حصہ انجمن اندازاً ساڑھے سات ہزار من کپاس ان مزارعین کی ہوگی۔ جو نصف بٹائی پر وہاں کام کرتے ہیں۔ ارادہ ہے کہ مزارعین والی کپاس مناسب شرح پر خرید کر اور انجمن کی کپاس کے ساتھ ملا کر اکٹھی ولائی کرائی جائے۔ اور اگر خدا چاہے تو بعد ولائی کل کپاس یکجا فروخت کر دی جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کیا جا سکے اس غرض کے لئے پچاس ہزار روپیہ تک درکار ہوگا۔ گذشتہ تجربہ اور آئندہ کی امید کی بناء پر توقع کی جاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ دس روپیہ فی صدی شرح کے مطابق نفع حاصل ہوگا۔ اس لئے احمدی احباب کو یہ زریں موقعہ دیا جاتا ہے کہ ایسے دوست جن کا روپیہ فروری یا مارچ ۱۹۳۷ء کے آخر تک فارغ پڑا رہے گا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی مزارعین کی کپاس خریدنے میں صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ شریک ہو جائیں اور اندازاً چھ ماہ روپیہ لگا کر مندرجہ بالا نفع جو سالانہ حساب کے مطابق تقریباً بیس فی صدی پڑے گا۔ حاصل کر لیں۔

خواہشمند اور صاحب مقدور احباب روپیہ بذریعہ بیمہ براہ راست ایجنٹ امپیریل بنک آف انڈیا میرپور خاص سندھ کو بھیجدیں۔ اور بیمہ کے اندر خط ڈال کر ایجنٹ موصوف کو ہدایت کر دیں۔ کہ یہ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حساب میں جمع کر لیا جائے۔ روپیہ بھجواتے ہوئے مجھے بھی اطلاع دی جائے۔ تاکہ کھاتہ متعلقہ میں اسم وار رقوم درج کر لی جائیں۔

سابقہ اعلان چونکہ زیادہ واضح نہیں تھا۔ لہذا یہ جدید اعلان بغرض اطلاع عام کیا جاتا ہے۔

المعلن:۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

بیرونی ممالک کے خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

یکم اکتوبر تک قیمت نہ پہنچنے کی صورت میں اخبار بند ہو جائیگا

بیرون ہند کے خریداران الفضل کے ذمے بقائے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور اس وقت قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ ان کے ذمہ ہے۔ ہندوستان کے خریداروں سے بذریعہ وی پی قیمت وصول کر لی جاتی ہے۔ اور وی پی انکاری ہونے کی صورت میں اخبار بند کر دیا جاتا ہے۔ لیکن بیرون ہند وی پی جا نہیں سکتا۔ اور خطوط موثر ثابت نہیں ہوتے بقایا دار احباب کے نام معہ رقوم بقایا درج ذیل ہیں۔ جن دوستوں کی طرف سے یکم اکتوبر تک رقم وصول ہو جائے گی۔ ان کے نام پرچہ جاری رہے گا۔ ورنہ بند کر دیا جائے گا۔ اس بات کو اچھی طرح نوٹ کر لیا جائے۔ کہ اس میں کوئی استثنیٰ نہیں ہوگا۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام	قیمت
۷	سید عبد الرحمٰن صاحب	-/۲۵
۱۵	مرزا برکت علی صاحب	-/۱۲
۳۳	ڈاکٹر فضل الدین صاحب	-/۸۸
۲۰	عثمان یعقوب صاحب	-/۸/۲۲
۲۲	محمد جمیل صاحب	-/۴/۲
۳۱	ڈاکٹر عمر الدین صاحب	-/۱۲/۱۲
۴۹	محمد عالم صاحب	-/۸/۷
۵۳	پیر ولایت شاہ صاحب	-/۸/۱۰
۸۰	میراں بخش صاحب	-/۱۳
۸۹	مرزا یعقوب بیگ صاحب	-/۲۸
۱۲۰	دولت احمد خان صاحب	-/۱۲
۱۲۳	اللہ دتہ صاحب گنا نے	-/۱۸
۱۳۱	نور محمد صاحب میرو	-/۱۲
۱۴۳	مبارک علی صاحب	-/۱۵
۱۷۱	ایچ موسیٰ خان صاحب	-/۸/۱۹
۱۸۰	ڈاکٹر عبد الغفور صاحب	-/۴/۱۲
۱۸۴	ڈاکٹر لال الدین صاحب	/۸/۷
۱۹۲	ایم دائی خان	-/۸/۶
۲۰۳	عبد السلام صاحب بھٹی	/۸/۶
۲۱۴	جی ایس بٹ	-/۱۲/۲۱
۲۱۱	ایم این خان	-/۱۲/۱۰
۲۲۱	ایم ایچ جیوڈال	-/۲۴
۲۲۲	ایس ایم یوشاہ	-/۱۲
۲۲۵	چوہدری چراغ الدین صاحب	-/۹/۱۱
۲۲۹	حبیب اللہ صاحب	-/۸/۱۹
۲۳۰	محمد رفیق صاحب	-/۵/۲۰
۲۳۵	ایچ یو خان صاحب	-/۸/۷
۲۳۹	دوست محمد صاحب	-/۴/۱۸
۲۴۳	محمد خان صاحب	-/۴/۱۵
۲۴۴	عبد العزیز صاحب	-/۴/۱۵
۲۵۰	شہاب الدین صاحب	-/۲۵
۲۵۱	اے ایچ احمدی	-/۴/۱۳
۲۵۳	مستری محمد حسین صاحب	-/۳
۲۵۴	اے رحیم صاحب	-/۱۸
۲۵۶	سید سلیم شاہ صاحب	-/۴/۶
۲۵۹	مستری نور حسین صاحب	-/۲۳
۲۵۹	اے اے ملک صاحب	-/۱۱
۲۶۰	ڈاکٹر عبد اللہ صاحب	-/۸/۱۰
۲۶۱	مسٹر مبارک احمد صاحب	-/۸/۱۰
۲۶۴	رشید احمد صاحب	-/۸/۲۲
۲۶۶	احمد گل صاحب	-/۱۸
۲۶۷	شیخ محمد صاحب	-/۱۸
۲۶۹	دی جماعت سماٹرا	-/۱۶
۲۷۱	منشی میراں بخش صاحب	-/۱۳
۲۷۲	ڈاکٹر فیروز الدین صاحب	۸/۴
۲۷۴	مرزا فضل کریم صاحب	-/۸/۷
۲۷۶	ایس اے ملک صاحب	-/۲۰
۲۷۷	ایم یقین نیر	-/۶
۲۷۸	عبد الحی صاحب	-/۱۲
۲۷۹	آنریری سیکرٹری	-/۸/۲۲
۲۸۰	محمد حسین صاحب	-/۳
۲۸۲	یعقوب علی صاحب	-/۶
۲۸۳	ایم ابراہیم صاحب	-/۹
۲۸۸	احمد ابراہیم صاحب	-/۸/۱۰
۲۹۲	بشیر محمد صاحب	-/۶
۲۹۴	ایم اے رشید صاحب	-/۱۸
۲۹۵	مرزا عبد الغنی صاحب	-/۱۸
۲۹۶	امام الدین صاحب	-/۱۸
۲۹۷	محمد خان صاحب	-/۱۵
۲۹۸	ابراہیم آدم صاحب	-/۶
۲۹۹	محمد بشیر صاحب	-/۸/۱
۳۰۰	ولایت حسین صاحب	-/۱۵
۳۱۰	شیخ عبد العزیز صاحب	-/۸/۲
۳۲۳	بشیر محمد صاحب	-/۸/۲
۳۲۴	وزیر محمد صاحب	-/۴/۲

مہت پور متصل بکیریاں میں شیعوں سے مناظرہ

مہت پور نزد بکیریاں ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیہ اور شیعوں کے درمیان تحریری و تقریری مناظرہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے شرائط مناظرہ طے ہو چکی ہیں۔ ارد گرد کے احمدی احباب کثرت سے شامل ہوں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

لنڈن سے تجارتی معلومات حاصل کریں

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم شیخ احمد اللہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ کلرک نوشہرہ کنٹونمنٹ آج کل تجارتی کاروبار کے لئے لنڈن گئے ہوئے ہیں۔ لہذا ان احمدی تاجروں کے لئے جو لنڈن سے تجارتی معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ یا تجارتی کاروبار کرنا چاہیں۔ ایک نادر موقعہ ہے۔ اس سے ہر دو جانب کے لئے فائدہ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔ شیخ احمد اللہ صاحب

Sh. Ahmadullah Sahib c/o maulvi
A. R. Dard M. A Imam of the London
mosque 63 Melrose Road London S.W. 18

(انچارج تحریک جدید قادیان)

مولوی عطاء اللہ صاحب کے مقدمہ میں ہائیکورٹ کے انگریزی فیصلہ کی اشاعت

افسوس ہے کہ احباب نے اس فیصلہ کے تقسیم کرنے میں کماحقہ حصہ نہیں لیا۔ احباب کو معلوم ہے کہ احرار نے مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کو لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے بہت ہی بدنامی کا موجب ہے کہ وہ احرار کے اس فعل کا حتی الوسع ازالہ نہ کرے۔ ہائیکورٹ کے انگریزی فیصلہ کو نظارت امور عامہ نے کتابی صورت میں شائع کیا ہے جو انگریزی دان طبقہ کے لئے صحیح حالات کے سمجھنے میں بہت ممد اور دلچسپ ہے احباب کو چاہیئے کہ وہ اس فیصلہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر انگریزی دان طبقہ میں شائع کریں۔ تاکہ ان لوگوں کو جن تک مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ پہنچا ہے۔ یہ معلوم ہو سکے کہ پنجاب کی سب سے بڑی عدالت نے اس فیصلہ کو کس نظر سے دیکھا ہے۔ اور اس پر کس قسم کی نکتہ چینی کی ہے اس رسالہ انگریزی کی

۱۰ کاپیوں کی قیمت ..... ۸ آنے

۲۵ ″ ″ عہ

۱۰۰ ″ ″ ہے

۵۰۰ ″ ″ صعہ

معہ محصولڈاک ہے اور نظارت امور عامہ قادیان سے منگوایا جاسکتا ہے

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد
"دلروز" رجسٹرڈ
ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے
دلروز ناسور مغلائی پھوڑا۔ ہر قسم کی داد چنبل۔ ٹوٹ درخنازیر طاعون ناسو بھگندر رسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور خیر دوائی ہے ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ کاٹے کا بےمثل علاج ہے یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں نہ زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجراء کو فوراً بند کرتا ہے معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد۔ سردرد۔ اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔
قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار
المشتہر
طاہرالدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

میڈرڈ ۳۰ اگست۔ گذشتہ اڑتالیس گھنٹوں میں باغیوں نے چار دفعہ میڈرڈ پر فضائی حملے کئے جس سے شہر میں سخت بے چینی پھیل گئی ہے۔ برگوس سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ باغیوں کی حکومت کی طرف سے باضابطہ طور پر اعلان جاری کر دیا گیا کہ تمام ہسپانیہ میں سابقہ جھنڈوں کی جگہ جن کا رنگ سرخ تھا۔ زرد جھنڈے لہرائے جائیں

سیول ۳۰ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جنوبی کوریا (جاپان) میں ہلاکت خیز طوفان آیا۔ جس میں ۳۷۹ آدمی ہلاک ہو گئے۔ ۸۸ مفقود الخبر ہیں اور ۵۴ مجروح ہیں۔ طوفان زدہ علاقہ میں جائداد کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔

اوسلو (ناروے) ۳۱ اگست۔ وزیر محکمہ عدل و انصاف نے ٹراٹسکی کو ناروے میں نظر بند کرنے کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ناروے میں اس کے لئے موزوں جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ ٹراٹسکی کو ۸ دسمبر تک ناروے میں رہنے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن تازہ صورت حالات کے پیش نظر حکومت اس سابقہ اجازت کی پابند نہیں رہ سکتی۔

استنبول ۳۰ اگست۔ شاہ ایڈورڈ ہشتم کل صبح ایتھنز کے قریب ساحل کی سیاحت کے لئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملک معظم قسطنطنیہ بھی جائیں گے۔ ترکی اخبارات رقمطراز ہیں کہ ملک معظم مصطفیٰ کمال پاشا کے مہمان بنیں گے۔

ھنڈے ۳۰ اگست۔ سان مارشل کے گرجا کے باہر جنگ جاری ہے۔ رات کے تین بجے تک جنگ جاری رہی۔ لیکن سرکاری فوج کے قدم نہیں اکھڑے۔ باغیوں کو توپخانہ سے مسلح کمک پہنچنے پر دوبارہ گولہ باری شروع ہو گئی۔ سرحدی علاقہ پر باغیوں نے اردن اور نواحی علاقہ کے شہروں پر اس وقت تک بمباری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جب تک حکومت شکست تسلیم نہ کرے ہزاروں عورتیں اور بچے سرحد عبور کر کے فرانسیسی علاقہ میں پناہ گزین ہو رہے ہیں

پیرس ۲۹ اگست۔ حکومت فرانس نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہسپانوی انقلاب میں عدم مداخلت کا جن جن ممالک نے عہد کیا ہے ان کے نمائندوں پر مشتمل ایک بین الاقوامی کمیٹی قائم کی جائے۔ اور وہ متعلقہ حکومتوں سے بروقت واقعات معلوم کر کے انقلاب ہسپانیہ کو ہسپانیہ تک محدود رکھنے اور عدم مداخلت کے اصل کی پابندی اور آئندہ ضروری اقدامات کے متعلق غور و خوض کرتی رہے۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ لزبن میں مقیم برطانی سفیر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حکومت پرتگال کو ہسپانیہ میں اسلحہ نہ بھیجنے پر رضامند کرنے کے لئے اپنے فرانسیسی رفیق کار کا ساتھ دیں اور حکومت پرتگال کو آمادہ کریں۔ کہ وہ ہسپانیہ میں اسلحہ کی برآمد کو روک دے۔

شملہ ۳۰ اگست۔ ایک رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ دریائے راوی کے سیلاب سے گورداسپور کے ۲۷ گاؤں جل تھل ہو گئے تھے۔ جن میں دیہاتیوں کو نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ کسانوں کیلئے تقاوی ذخیرہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

بصرہ ۳۰ اگست۔ امپیریل ایرویز کا طیارہ جو آٹھ مسافر لے کر بعزم ہندوستان بحرین کی طرف روانہ ہوا تھا۔ ابھی تک مفقود الخبر ہے۔ انتظار کے بعد فضائی فوج کے طیارے اس کی تلاش میں روانہ ہو گئے ہیں

روما ۳۰ اگست۔ بارہ سو حبشیوں کے ایک لشکر نے ادیس آبابا کے جنوبی ہوائی مستقر پر حملہ کر دیا ہے۔ اطالوی فوجوں نے حبشیوں کو پسپا کر دیا۔ اس جنگ میں ۲۰۰ حبشی اور ۱۵ اطالوی ہلاک ہوئے۔ اور ۴۰ اطالوی سپاہی زخمی ہوئے۔ راس ہیلو حبشی سردار نے حملہ آوروں کو پسپا کرنے میں اطالوی فوجوں کی امداد کی۔

بنارس ۳۰ اگست۔ ہندو سبھا کی مجلس عاملہ کا پنڈت مالویہ کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہو کر فیصلہ ہوا کہ فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ہنگامہ آرائی اس وقت تک جاری رکھی جائے۔ جب تک کہ اسے منسوخ نہیں کر دیا جاتا۔

ماسکو ۳۰ اگست۔ حکومت سوویٹ نے حکومت ناروے کو ایک مکتوب بھیجا ہے جس میں حکومت ناروے کو انتباہ کیا ہے۔ کہ ناروے میں ٹراٹسکی کا مزید قیام دونوں حکومتوں کے باہمی تعلقات پر ضرب کاری کے مترادف ہوگی۔

بیت المقدس ۳۰ اگست۔ اس خبر کے باوجود کہ عربوں نے ہڑتال اور دہشت انگیزی کے التوا کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کل صبح کئی ناگوار واقعات رونما ہوئے بیت المقدس میں شہر کے باہر ایک یہودی کنسٹیبل کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ گذشتہ شب نابلس اور ناصرہ کے درمیان عربوں نے برطانی فوجیوں کے ایک دستہ پر حملہ کر دیا۔ جس میں دو برطانی ہلاک ہوئے۔ اور تین گورے شدید مجروح ہوئے

لنڈن ۳۰ اگست۔ بخارسٹ (بلگریڈ) کے صدر اعظم نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اس استعفیٰ کا مقصد یہ ہے۔ کہ صدر اعظم اس غیر آئینی جماعت کا استیصال کریں جو ۱۹۳۳ء میں منسوخ قرار دیدی گئی تھی۔

وائنا ۳۰ اگست۔ ان دنوں شاہ القانسو سابق فرمانروائے ہسپانیہ کی قیامگاہ کے اردگرد جاسوسوں کی ایک بہت بڑی جماعت متعین کر دی گئی ہے۔ اور اس کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔

ناگپور ۳۰ اگست۔ یہاں لگاتار بارش کے باعث مکانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے کل کئی مکانات گر گئے۔ جس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص ہلاک ہو گئے۔

ناگپور ۳۰ اگست۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں سی پی اور برار میں ہیضہ کے ۱۵۹ کیس ہوئے۔ جن میں سے ۱۴۸ مہلک ثابت ہوئے۔ اس سے پہلے ہفتہ کے دوران میں کل ۱۰۴ کیس ہوئے جن میں سے ۴۶ مہلک ثابت ہوئے۔

امرتسر ۳۰ اگست۔ معاصر "انقلاب" یکم ستمبر لکھتا ہے کہ سکھ رہنماؤں کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہوشیارپور میں چوہدری افضل حق اور امرتسر میں شیخ حسام الدین کی امداد کی جائے۔ مسٹر مظہر علی کی امداد کا بھی فیصلہ ہو چکا ہے۔ نیز مسٹر داؤد غزنوی کو شیخوپورہ کے حلقہ کی نشست کے لئے سہولتیں فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے (یاد رہے۔ کہ یہ مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں سے غداری کرنے کا احرار کو صلہ دیا جا رہا ہے)

شملہ ۳۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے دو ماہرین زراعت جنہیں تحقیق و تفحص کی شاہی کونسل کی طرف سے کونسل مذکور کے سائنٹیفک کام کا معائنہ کرنے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ انگلستان سے بعزم ہندوستان روانہ ہو گئے ہیں

قاہرہ ۳۰ اگست۔ انگلستان اور مصر کے معاہدہ کے متعلق مصری حلقوں میں غیر معمولی سرگرمی کے ساتھ حسن ظن کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مصری اخبارات مصریوں کو ترغیب دلا رہے ہیں کہ وہ ملک کی بہبودی کے لئے آپس میں متحد ہو کر جدید ذمہ داری کو نبھانے کے قابل بنیں۔

برلن ۳۰ اگست۔ کل جرمنی وزیر گوبلز بذریعہ ہوائی جہاز وینس کو روانہ ہو گیا جہاں وہ ہر ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات کا انتظام کرے گا۔ سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ اٹلی جرمنی۔ آسٹریا وغیرہ مل کر اشتراکیت کے خلاف متحدہ محاذ پیش کریں گے۔

جبل الطارق ۳۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں ۵۰ ہزار اشخاص ہلاک اور ایک لاکھ ۲۰ ہزار زخمی ہوئے۔

لنڈن ۲۹ اگست۔ روزنامہ "ایوننگ نیوز" رقمطراز ہے۔ کہ روس کے ڈکٹیٹر مسیو سٹالن نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں بہت اہم واقعات پیش آنے والے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ آپ کو ملک و قوم کی حفاظت کے لئے جانیں قربان کرنی پڑیں۔ ہمارے دشمن زبردست طاقت جمع کر رہے ہیں پس ہمیں بھی تیار رہنا چاہیئے۔

رنگون ۲۹ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شہر کیانگمن کے مضافات میں سیلاب سے دھان کے ۵ ہزار ایکڑ تباہ ہو گئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی